Journal of Islamic Civilization and Culture (JICC)

JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE(JICC)

Volume 4, Issue 1 (January-June, 2021)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903
Issue: http://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/10
URL: http://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/10
Article DOI: https://doi.org/10.46896/jicc.v4i01.141

Title An analytical Study of Requisites and Methodologies of Current Sharia Audit Practices in contemporary financial institutions

Author (s): Dr. Muhammad Mushtaq Ahmad, Dr. Javed Khan and Dr. Muhammad Farooq

Received on: 29 June, 2020
Accepted on: 29 May, 2021
Published on: 25 June, 2021

Citation: Dr. Muhammad Mushtaq Ahmad, Dr. Javed Khan and Dr. Muhammad Farooq, "Construction: An analytical Study of Requisites and Methodologies of Current Sharia Audit Practices in contemporary financial institutions," JICC: 4 No, 1 (2021): 142-160

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad

Islamic Research Index HEC Approved Research and Indexing Agency
INTERNATIONAL Scientific Indexing
المنهل ALMANHAL
ASIAN Research Index
Crossref
Click here for more

معاصر مالیاتی اداروں میں رائج شریعہ آڈٹ کے تقاضے اور طرق ہائے کار کا تجزیاتی مطالعہ

An analytical Study of Requisites and Methodologies of Current Sharia Audit Practices in contemporary financial institutions

*ڈاکٹر محمد مشتاق احمد

**ڈاکٹر جاوید خان

***ڈاکٹر محمد فاروق

Abstract

Islamic Banking is fastly growing phenomena among the Muslim society all over the world the numbers of the preveous decade indicates that the future of this kind of banking will be exceptional. Sharia governance is the basic pillar of this system and sharia audit is one of the most important parts of sharia governance to ensure that the operations of the islamic financial institute are in accordance with the sharia rules and principles.

In this paper, the concept of audit, its history and different types of audits are discussed; the sharia audit is elaborated in detail while explaining the regulations issued by various bodies of islamic financial institution like AAOIFI, IFSB and SBP.

Keeping in view the present practices, reccomdations are presented for the betterment and improvement of the present sharia audit practices in Islamic financial instituions.

Key words: Audit, Sharia Audit, Islamic Banking

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ و عربیہ، یونیورسٹی آف سوات

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربیہ، یونیورسٹی آف سوات

*** پروفیسر، شیخ زید اسلامک سنٹر، یونیورسٹی آف پشاور

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دینِ اسلام کو قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے مکمل ضابطہ حیات بنا کر نازل فرمایا ہے۔اس کی تعلیمات کو سمجھنا اوران پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اگر بشری تقاضے کے سبب معاش کی فکر اہمیت رکھتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کی حیثیت سے حلال اور حرام کا لحاظ بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ عصر حاضر کی دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے جہاں معاشی ضروریات کی بناء پر مختلف قسم کے مالیاتی اداروں کے ساتھ کام کرنے کا واسطہ پڑتا ہے۔ ان مالیاتی اداروں میں بہت سے اداروں کا تعارف اس طرح کیا جاتا ہے کہ وہاں پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حلت اور حرمت کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے ۔اسلامی اقدار کو مدنظر رکھنے کی بناء پر مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد ان اداروں کی طرف مائل ہو جاتی ہے اوران اداروں کے ساتھ اپنے اموال کی سرمایہ کاری کرتی ہیں چونکہ موجودہ دور کے کسی بھی مالیاتی ادارے کو چلانے میں بنیادی طور پر تین حصہ دار ہوتے ہیں یعنی حصص یافتگان(Shareholders)، انتظامیہ (Management)اور سرمایہ کار(Investors)۔ان تینوں کے کام ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ انتظامیہ عملی طور پر ادارے کے معاملات چلاتی ہے جبکہ حصص یافتگان کا اختیار انتظامیہ پر تو ہوتا ہے لیکن عملی طور پر کاروبار میں براہ راست مداخلت نہیں کرتے اور سرمایہ کار یا قرض دہندہ گان یا قرض فراہم کرنے والے ادارے یا بینک، کاروباری معاملات سے باہر رہتے ہیں۔ ان کو اپنی سرمایہ کاری کے نتیجے میں صرف نفع یا نقصان بارے مطلع کیا جاتا ہے۔

چونکہ مالیاتی ادارے کے حصص یافتگان، قرض دہندہ گان اور سرمایہ کار کاروباری معاملات میں براہ راست شامل نہیں ہوتے اور ادارے کے انتظامیہ ڈائریکٹرز کی نگرانی میں تمام سرمایہ کاری اور کاروباری معاملات چل رہے ہوتے ہیں اس لئے تینوں Stakeholder's کے لئے ادارے کے حسابات، مالی معاملات، طرق ہائے کار اور قواعد وضوابط سے مطابقت کا آزادانہ جانچ کرنے کے بعد حقیقی صورتِ حال پیش کرنے اور کسی طرح کے تنازع سے بچنے کے لئے شرعی نگرانی کا تصور پیش کیا گیا۔ شریعہ آڈٹ بھی اس نگرانی کے طریقہ کار کا ایک حصہ ہے۔

زیر نظر مقالہ میں آڈٹ کا تعارف، تاریخ، ارتقاء، اور آڈٹ کے عالمی اداروں کی تفصیل پیش کرنے کے بعد، اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور آڈٹ سے متعلقہ اس کی ذمہ داریوں پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعد اسلامی مالیاتی اداروں میں مروجہ شریعہ آڈٹ کا جائزہ لیا گیا ہے کہ شریعہ آڈٹ کا کیا تصور ہے؟ اس کے کیا تقاضے ہیں؟ ان اداروں میں شریعہ آڈٹ کے کون کون سے طرق ہائے کار مروج ہیں؟ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر آڈٹ کے کون

کون سے ادارے کام کرتے ہیں؟ شریعہ آڈٹ کے اقسام، مقاصد اور فوائد کیا ہیں؟ اور شریعہ آڈٹ کو کس طرح مزید مؤثر بنایا جاسکتا ہے؟

آڈٹ کا تعارف:

لغت کے اعتبار سے لفظ آڈٹ کا مبداء و ماخذ لاطینی زبان کا لفظ "Audire" ہے جس کے معنی "سننے" کے ہیں۔ کاروباری حسابات کے جانچ کے لئے اس لفظ کے استعمال کی وجہ بعض لوگوں کے مطابق یہ ہے کہ اس زمانے میں اگر کسی کو اپنے کاروباری معاملات میں اونچ نیچ کا احساس ہوتا تو وہ معاملے کے تہہ تک پہنچنے کے لئے کسی ماہر آدمی کا انتخاب کرتا جو کاروبار کے ساتھ براہ راست منسلک ملازمین سے مل کر مذکورہ معاملے میں مختلف لوگوں کی رائے سن لیتا جس سے ان لوگوں کے لئے اڈیٹرز کا لفظ زبان زد عام ہوا۔[1]

اصطلاحی طور پر کسی بھی ادارے کے تمام معاملات کے حوالے سے جانچ پڑتال آڈٹ کہلاتا ہے۔ جبکہ مالیاتی اداروں کے اصطلاح میں اس ادارے کے تمام کھاتوں(accounts) اور ریکارڈ کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد ایک غیر جانبدار اور شفاف رپورٹ کا اجراء "آڈٹ" کہلاتا ہے۔[2]

آڈٹ کی تاریخ اور ارتقاء:

دو سے تین ہزار سال پہلے تک کے دریافت شدہ مخطوطات کی روشنی میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ قدیم چین، مصر، یونان اور روم میں "آڈٹ" کا تصور موجود رہا ہے۔ جدید آڈیٹنگ کو مہمیز اٹھارویں صدی میں ملی۔ خاص طور پر جب 1844ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے Joint Stock Companies Act کو منظور کروایا۔ اور اس کے بعد Joint Stock Companies Act 1857 منظور کیا گیا۔ اس ایکٹ کی رو سے اس بات کی ایک گونہ حوصلہ افزائی کی گئی کہ مالیاتی ادارے کے ڈائریکٹرز اس کمپنی یا مالیاتی ادارے کے حصص یافتگان Shareholders کو (Balance sheet) اور پڑتال شدہ (Audited) مالی تفصیلات Financial (statements) کے ذریعے مکمل آگاہی فراہم کریں۔ انڈیا میں 1913 میں The Companies Act کی منظوری کے بعد کمپنی کے آڈٹ کو لازمی قرار دیا گیا۔ نیز اس امر کو بھی لازمی قرار دیا گیا کہ آڈیٹر حساب دان ہونے کے ساتھ ساتھ خود مختار Independent بھی ہو، تاکہ وہ کسی بھی اثر و نفوذ سے آزاد ہو۔ اسی طرح اس ایکٹ میں پہلے دفعہ آڈیٹر کے انتخاب کے طریقہ اور اس کی ذمہ داریوں پر بھی بحث کی گئی۔

ان اضافی ذمہ داریوں کی وجہ سے آڈیٹر کا کام صرف دھوکہ دہی سے بچاو نہیں رہا بلکہ مالیاتی دستاویزات کی تصدیق بھی آڈٹ کا ایک لازمی جزو بن گیا۔[3]

آڈٹ ضرورت واہمیت:

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ صنعتی انقلاب کے نتیجے میں مالیاتی اداروں کا وجود قائم ہونا شروع ہوا جس میں بنیادی طور پر تین حصہ دار Stake Holders ہوتے ہیں :

1) حصص یافتگان (Shareholders)

2) انتظامیہ (Management)

3) عارضی سرمایہ کار (Investors)، قرض فراہم کرنے والے افراد / ادارے / بینک

کسی بھی مالیاتی ادارے میں ان تینوں کا کردار انتہائی اہم لیکن ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ انتظامیہ کو عملی طور پر کمپنی کے معاملات پر براہ راست اختیار حاصل ہوتا ہے اور ادارے کے تمام معاملات ان کی زیر نگرانی انجام پاتے ہیں۔ جبکہ حصص یافتگان کا اختیار انتظامیہ پر تو ہوتا ہے لیکن عملی طور پر حصص یافتگان کاروبار میں براہ راست دخیل نہیں ہوتے۔ جبکہ سرمایہ کار / قرض دہندہ گان / قرض فراہم کرنے والے ادارے / بینک کاروباری معاملات سے باہر رہتے ہیں ۔چونکہ کمپنی کے حصص یافتگان ، قرض دہندہ گان (Creditors) اور سرمایہ کار کاروباری معاملات میں براہ راست شامل نہیں ہوتے اور کمپنی کے ڈائریکٹرز کی نگرانی میں تمام کاروباری معاملات چل رہے ہوتے ہیں اس لئے تمام Stakeholder's کے لئے کمپنی کے حسابات، مالی معاملات اور قواعد وضوابط سے مطابقت کا آزادانہ جانچ کرنے کے بعد حقیقی صورت پیش کرنے اور کسی طرح کے تنازع سے بچنے کے لئے آڈٹ "کا تصور متعارف کروایا گیا۔

آڈٹ کے بین الاقوامی نگران / اصول وضوابط کا اجراء کرنے والے ادارے:

ذیل میں اڈیٹنگ کے حوالے سے قائم ہونے والے بین الاقوامی اداروں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

1 :International Auditing and Assurance Standard Board (IAASB)

یہ ایک خود مختار ادارہ ہے جو 1978ء میں قائم ہوا، اس کا مرکزی دفتر نیویارک ، امریکہ میں ہے۔ اس کے مقاصد میں سے عالمی سطح پر آڈیٹنگ،، کوالٹی کنٹرول، ریویو وغیرہ کے لئے اعلی اور عالمی معیارات international Standards مقرر کرنا ہے تاکہ عالمی طور پر ایک ہی طرح کی رپورٹنگ کا طریقہ کار قائم ہو اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کا اڈیٹنگ اور دوسرے شعبہ جات کے حوالے سے اعتماد بر قرار رہے۔ اس مقصد کے لئے یہ ادارہ آڈٹ کے عالمی معیارات کا اجراء کرنے کے ساتھ ساتھ آڈیٹنگ کے لیے متعین کردہ اصولوں کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔[4]

International Accountant Standard Board (IASB):2

اس ادارے کا قیام 2001 میں لایا گیا۔ اس ادارے کا کام رپورٹنگ کے عالمی معیارات (International Financial Reporting Standerds) کا اجراء ہے۔ جو یہ ادارہ ائی ایف آر ایس فاونڈیشن کے ساتھ مل جاری کرتا ہے۔

ان معیارات کے مقاصد یہ ہوتے ہیں کہ عالمی سطح پر کسی کمپنی کی مالی صورتحال کی حقیقی تصویر کشی کے لئے یکساں اور سہل رپورٹنگ کا طریقہ کار وضع کیا جائے جس سے ان اداروں کا آپس میں تقابل اور لوگوں کے لئے حقیقی صورتحال تک پہنچنا ممکن ہو۔[5]

The Institute of Internal Auditor:3

اس ادارے کا قیام ۱۹۴۱ کو عمل میں لایا گیا۔ اس کا صدر دفتر فلوریڈا، امریکہ میں ہے۔ یہ ادارہ انٹرنل آڈٹ کے حوالے سے مختلف معیارات، ہدایات اور تحقیق کی سرپرستی کرتا ہے۔ اس کے مقاصد میں سے تمام ممالک کے انٹرنل آڈیٹرز کو قریب لانا ہے تاکہ ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کر سکیں۔ اس کے ممبران کی تعداد دولاکھ سے بھی زائد ہے۔[6]

شریعہ آڈٹ کے حوالے معیار کا اجراء کرنے والے عالمی ادارے:

AAOIFI:1

ائیوفی کا قیام ۱۹۹۱ میں بحرین میں عمل میں لایا گیا۔ یہ عالمی ادارہ، اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے مختلف معیارات کی تیاری اور اجراء کی ذمہ داری نبھاتا ہے۔ آج تک تقریبا ۱۰۰ کے قریب معیارات کا اجراء کر چکا ہے۔ جو شریعہ، اکانوٹنگ، آڈیٹنگ اور گورننس کے شعبہ جات پر مشتمل ہیں۔ اس کے ممبرز میں ۴۵ ممالک سے مختلف بینک، کچھ ممالک کے مرکزی بینک اور دیگر مالیاتی ادارے شامل ہیں، اس کے معیارات کو دنیا کے بڑے بڑے اسلامی مالیاتی اداروں نے نافذ کر رکھا ہے۔ شریعہ آڈٹ کے حوالے سے بھی ائیوفی نے مختلف معیارات کا اجراء کیا ہوا جو انٹرنل اڈٹ، ایکسٹرنل آڈٹ سمیت مختلف جہات کا احاطہ کرتا ہے۔ ائیوفی معیارات کے اجراء کے ساتھ ساتھ اسلامی بینکاری کی ترویج و تعلیم کے لئے مختلف سرٹیفیکٹس کورسز کا انعقاد بھی کرتا ہے۔ پاکستان کا مرکزی بینک بھی اس ادارے کا ممبر ہے۔[7]

IFSB:2

۲۰۰۳ میں اس ادارے کا قیام ملائشیا میں عمل میں لایا گیا۔ اس ادارے کے بنیادی مقاصد میں سے اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے عالمی سطح پر ایسے ادارے کا قیام تھا کہ جو گورننس، خطرات کے تدارک (رسک مینیجمنٹ)

وغیرہ کے حوالے سے اسلامی مالیاتی اداروں کے شریعت کے اصولوں کے تحت معیارات کا اجراء کرے۔ اسی حوالے سے IFSB تقریبا ۳۴ دستاویزات (معیارات اور دوسرے مطبوعات) کا اجراء کر چکا ہے۔ اس ادارے کے ممبر اداروں کی تعداد تقریبا ۱۸۸ تک پہنچ چکی ہے جو اپنے اپنے دائرہ اختیار میں IFSB کے جاری کردہ معیارات کو نافذ کرتے ہیں۔ پاکستان کا مرکزی بینک بھی اس ادارے کا ممبر ہے۔[8]

پاکستان میں (Auditing) نگران / ہدایات جاری کرنے والے ادارے:

IFAC کے ممبر کی حیثیت سے پاکستان نے بھی مختلف اقدامات اٹھائے ہیں جیسے Companies Act میں 2017 میں جو ترمیمات ہوئی ہیں۔ ان میں مختلف حجم کے لحاظ سے کمپنیوں کا انتخاب کرکے ان کے لیے مالیاتی رپورٹنگ میں IFRS کے معیارات کی سفارش کی گئی ہے۔ اس عمل کی نگرانی لئے ICAP یعنی Institute of chartered Accountants of Pakistan کا انتخاب کیا گیا ہے۔

1: Institute of Chartered Accountants of Pakistan (ICAP)

یہ ایک پاکستانی ادارہ ہے جو جولائی 1961ء میں قائم ہوا۔ اس کا بنیادی مقصد پاکستان میں Accountancy کے شعبے کو منظم و فعال کرنا ہے۔

یہ ادارہ ملک میں Accountancy کے میدان میں بحیثیت نگران کردار ادا کرتا ہے اور اس سے منسلک تمام امور پر نظر رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر اس میدان سے منسلک امور پر بھی نظر رکھتا ہے۔ مثلا IFAC کے سفارش شدہ معیارات کے تنفیذ کے حوالے سے بھی اقدامات اٹھانا اس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے جس کو اس ادارے نے چند استثناءات کے ساتھ نافذ قرار دیا ہے۔[9]

2: Audit Oversight Board

سنہ ۲۰۱۶ میں سیکیورٹیز اینڈ کمیشن آف پاکستان کے ایکٹ میں ترامیم کی گئیں۔ ان ترامیم کے تحت پاکستان میں آڈیٹنگ کے معاملات کی دیکھ بھال کے کے لئے ایک ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا نام آڈٹ اوور سائٹ بورڈ رکھا گیا۔ جس کی ذمہ داریوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ پاکستان میں ICAP کی جانب سے جاری کئے جانے والے آڈٹنگ کے معیارات عالمی سطح پر جاری کئے جانے والے معیارات سے مطابقت رکھتے ہوں۔[10]

3. بینکنگ کمپنیز آرڈیننس BCO1962 اور آڈٹ

بینکنگ کمپنیز آرڈیننس پاکستان میں بینکنگ کے نظام کے حوالے سے ایک قانونی بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اس کے

Clause 35 میں اس بات کو لازمی قرار دیا گیا ہے کہ بینک جب اپنا Balance Sheet یا Profit and loss Account یعنی نفع ونقصان کا کھاتہ بنائے گا تو وہ کسی آزاد خود مختار آڈیٹر سے اس کا آڈٹ کروائے گا کہ آیا وہ درست بنایا گیا ہے یا نہیں؟[11]

BCO نے ۱۹۶۲ء میں اسی طرح سٹیٹ بینک آف پاکستان پر بھی ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ Panel of Auditors یعنی محاسب اداروں کی ایک منظور شدہ فہرست بر قرار رکھے گا۔اسی ارڈیننس کے Clause 35/1 میں لکھا گیا ہے کہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ اس Panel of Auditors میں مختلف درجے (Categories) بھی قائم کرے۔ جس میں اس بات کی وضاحت ہو کہ غرض و غایت (Scope) اور حجم (Size) کے لحاظ سے سے بینکنگ کمپنیز کے کون سے مراتب اور درجے ہیں۔ مثلا Category A, Category B، Category C. وغیرہ۔ تو وہ اسی لحاظ سے اڈیٹرز کے مختلف درجے (Ranking) قائم کرے گا۔

نیز BCO 1962 کے Clause 35/3 میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو آڈٹ کمپنیز کی نگرانی کرنے کا کہا گیا ہے اور سٹیٹ بینک آف پاکستان کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ ان آڈٹ کمپنیز کی کارکردگی سے مطمئن ہے تو وہ ان کو مزید کام کرنے کی اجازت دے سکتا ہے لیکن اگر ان آڈٹ کمپنیز میں سے کسی کی کارکردگی سے سٹیٹ بینک اف پاکستان مطمئن نہیں ہے تو ایک خاص طریقہ کار کے مطابق اسٹیٹ بینک کسی بھی آڈٹ کمپنی / فرم کے مرتبے میں تنزلی (Demote) کر سکتا ہے یا اس کو Panel of Auditors یعنی محاسب اداروں کی منظور شدہ فہرست سے نکال سکتا ہے۔[12]

اسی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان وقتا فوقتا نوٹیفیکیشن / سرکلر جاری کرتا رہتا ہے۔ان میں سے درج ذیل دو نوٹیفیکیشنز زیادہ اہم ہیں:

1) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے شعبے BSD کا حکم نامہ جو ۱۱ جنوری کو جاری کیا گیا اور جس میں بیرونی اڈیٹرز کی جانب سے مالیاتی اداروں کے سالانہ آڈٹ کے حوالے سے تفصیلی احکامات دئے گئے۔[13]

2) اسٹیٹ بینک کے شعبے BPRD کی جانب سے 29 اپریل 2015 کو سرکلر نمبر 7, 2015 کا اجراء ہوا جس میں External Auditors کے لئے ایک تفصیلی ہدایت نامہ جاری کیا گیا۔[14]

۳۔ اندرونی آڈٹ کے حوالے سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے ۲۰۱۹ میں Guidelines on Internal Audit Function کے نام سے تفصیلی ہدایات کا مجموعہ جاری کیا جس میں ہر ہر شعبے کی ذمہ داریوں پر

تفصیلی گفتگو کی گئی۔[15]

Panel of Auditors کی درجہ بندی

سٹیٹ بینک آف پاکستان نے پینل آف آڈیٹر کے حوالے سے مختلف درجہ بندیاں کی ہیں اور بنیادی طور پر Auditing Firms کو A , B , C کے ساتھ مختلف درجہ بندیوں میں تقسیم کیا ہوا ہے. کیٹیگری A میں ان آڈٹ فرمز کو شامل کیا گیا ہے جو مرکزی بینک کی جانب سے دی گئی تمام شرائط کو مکمل طور پر پورا کرتی ہیں اس لئے ان کو اس کٹیگری میں شامل کرکے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ تمام بینکوں سمیت کسی بھی مالیاتی ادارے کا آڈٹ کر سکتی ہیں۔

کیٹیگری B کے تحت جو آڈٹ فرمز ہیں وہ صرف ایسے بینکوں اور مالیاتی اداروں کا آڈٹ کر سکتی ہیں جن کے اثاثے 400 بلین تک ہوں یا ان اداروں یا بینکوں کے شاخوں (branches) کی تعداد 160 تک پہنچتی ہو. اگر اس سے زیادہ شاخیں ہوں گی تو Category B میں آنے والی آڈٹ کمپنیاں اس کا audit نہیں کر سکیں گی۔

۔کیٹیگری C کی Audit firms صرف ان بینکوں کو اور مالیاتی اداروں کا audit کر سکتی ہیں جن کے اثاثے 15 billion تک ہوں یا ان کی شاخیں (branches) تعداد میں 30 تک ہوں۔[16]

آڈٹ کی بنیادی اقسام اور اس کے مقاصد:

آڈٹ کی بنیادی طور پر تین اقسام بیان کی جاتی ہیں:

1 فائنانشیل آڈٹ: Financial Audit

اس میں مالی معاملات (Financial Statements) کا آڈٹ کیا جاتا ہے۔ اور اس کا تعلق فقط مالیات کے شعبے سے ہوتا ہے۔ خصوصا جب کوئی ادارہ اپنا مالیاتی بیان یا دستاویز شائع (issue) کرتا ہے جس میں وہ یہ بتاتا ہے کہ میری حیثیت یہ ہے تو اڈیٹر اس کے مالیاتی دستاویزات اور بیانات کا معائنہ کرتا ہے اور اس کی جانچ پڑتال کرکے یہ دیکھتا ہے کہ کیا واقعی اس مالیاتی ادارے نے اپنے مالیاتی معاملات کی درست اور صحیح معنی پر تصویر کشی کی ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ مالیاتی ادارہ مذکورہ سٹینڈرڈز کو اپناتے ہوئے صحیح معنوں میں ان اسٹینڈرڈز کی پیروی کر رہا ہے یا نہیں کر رہا ہے؟

اسی طرح رپورٹنگ اسٹینڈرز کا جائزہ لیتا ہے. Financial Statements کے ساتھ ساتھ بیلنس شیٹ کی بھی آڈٹ ہوتی ہے اور یوں تمام مالیاتی معاملات اور امور کا عمومی جائزہ لے کر Audit کیا جاتا ہے.

.Financial Audit کا مقصد مالیاتی ادارے کے Financial Statements کی جانچ پڑتال کرنا ہے جس

کی وجہ سے اس ادارے کے شیئر ہولڈرز اور قرض دہندگان کا خصوصی طور پر اور عام عوام کا عمومی طور پر اس ادارے پر اعتماد بحال رہے۔[17]

2: آپریشنل آڈٹ: Operational Audit

کسی مخصوص مالیاتی ادارہ یا کسی آرگنائزیشن کے کسی خاص شعبہ کی کارکردگی کے حوالے سے جو آڈٹ کیا جاتا ہے وہ آپریشنل آڈٹ کہلاتا ہے۔ اس قسم کے آڈٹ کسی ادارے کے تمام شعبہ جات کا بھی ہو سکتا ہے اور کسی ایک خاص شعبے کا بھی ہو سکتا ہے۔ بنیادی طور ہر اس میں کسی مالیاتی ادارے کی کارکردگی پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ اس کی کارکردگی کتنی موثر ہے اس میں کتنی استعداد کار کی صلاحیت ہے۔ اس آڈٹ میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ یہ ادارہ جن مقاصد و اہداف کے حصول کے لیے قائم ہوا تھا ان کے حصول میں کس حد تک کامیاب / ناکام ہو رہا ہے۔ اسی طرح آپریشنل آڈٹ میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اس کا تنظیمی ڈھانچہ کس قسم کا ہے اور اس ادارے کی مارکیٹنگ پالیسی کیا ہے؟ ان تمام امور کے بارے میں اڈیٹر اپنے آڈٹ کے بعد سفارشات اور تجاویز اس ادارے کے منتظمین کو پیش کرتے ہیں۔

آپریشنل آڈٹ کا مقصد پورے ادارے یا کسی خاص شعبے کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانا ہوتا ہے اور اس کی کارکردگی کی صحیح تصویر پیش کرنا ہوتا ہے۔[18]

3: کمپلائنس آڈٹ: Compliance Audit

کمپلائنس آڈٹ کسی ادارے کے دستور العمل (Procedure) کا تنقیدی جائزہ لینا ہے کہ جو قواعد وضوابط اور دستورالعمل ان اداروں پر اعلی حکام Higher Authorities یا اداروں کیجانب سے لاگو کئے گئے ہیں یہ ان کی کس حد تک پیروی کر رہے ہیں اور یہ کہ کیا ان کے اپنے بھی کوئی قواعد وضوابط پہلے سے موجود ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو یہ ادارہ کس حد تک ان کی پاسداری کر رہا ہے؟[19] مثلاً اگر کوئی ادارہ ہے اس نے لوگوں سے فنڈز جمع کرنے کی اجازت حکومت سے لی ہوئی ہے اور متعلقہ حکومتی اداروں نے مخصوص شرائط کے ساتھ اس کو رقوم جمع کرنے اور لوگوں کے فلاح و بہبود کے مخصوص شعبے میں اس کو خرچ کرنے کی اجازت دی ہے تو اس کے کمپلائنس کا آڈٹ اس نقطہ نظر سے ہوتا ہے کہ کیا اس کو مخصوص اجازت ملی ہوئی ہے؟ اور حکومتی اجازت نامے میں جو مخصوص شعبے متعین کئے گئے ہیں ان پر وہ رقوم خرچ کی گئی ہیں یا نہیں۔ اسی طرح یہ ادارہ اندرونی طور پر اپنے وضع کردہ قوانین کی پابندی کر رہا ہے یا نہیں؟

کمپلائنس آڈٹ کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو تنظیم کنندہ (Regulator) یا مقتدر اعلی ہوتا ہے وہ یہ دیکھنا

چاہتا ہے کہ جو ہدایات اس مخصوص ادارے کو دی گئی ہیں کیا وہ ان ہدایات پر عمل پیرا ہے یا نہیں ہے اور اگر عمل پیرا ہیں تو کس حد تک ہے؟

آڈیٹر کی تعریف

آڈیٹر کا کام کسی مالیاتی ادارے کا آڈٹ کرنا ہوتا ہے۔ جبکہ ایک ایسا منظم عمل(Systematic process)جو مختلف ثبوتوں کی روشنی میں مکمل آزادی سے اس بات کو متعین کرنے کے لیے کیا جائے کہ ایا مالیاتی ادارہ اپنے معاملات کو درست طریقے سے چلا رہا ہے یا نہیں؟ اور جو مالیاتی دستاویزات اس نے فراہم کیے ہیں وہ کس حد تک درست ہیں؟ یا ان میں کوئی کمی تو نہیں ہے؟[20]

ISA 200 International Standards on Auditing جو IFAC کی جانب سے جاری کئے گئے ہیں کے مطابق آڈیٹر وہ ہے جو آڈٹ کی ذمہ داری نبھائے۔[21]

Auditors کے اقسام

ذمہ داری(Function)کے اعتبار سے آڈیٹر کے دو اقسام بیان کی جاتی ہیں۔[22]

1: داخلی آڈیٹر (انٹرنل اڈیٹر: Internal Auditor)

انٹرنل ایڈیٹر اداروں کے اندر بحیثیت آڈیٹر کام کرنے والے افراد ہوتے ہیں جو وقتاً فوقتاً ادارے کے مختلف شعبوں کے معاملات کو دیکھتے رہتے ہیں اور قواعد وضوابط کی خلاف ورزی اور مقررہ قوانین سے روگردانی کی آڈٹ میں نشاندہی کرتے رہتے ہیں۔ ان کا کام کمپنی کے مختلف شعبہ جات کو موثر کرنے کئے سفارشات دینا بھی ہوتا ہے۔

ان آڈیٹرز کا کام کمپنی میں چیک اینڈ بیلنس رکھنا ہوتا ہے۔ وہ اس بات کو دیکھتے رہتے ہیں کہ دیئے گئے نظام اور اصول وضوابط کو کس حد تک لاگو کیا جارہا ہے؟ کمپنی کے معاملات میں جو کمی یا خامی نظر آتی ہے، انٹرنل آڈٹ کا شعبہ ان خامیوں کو متعلقہ ذمہ داروں کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ وہ نہ صرف ان معاملات سے بروقت آگاہ رہیں بلکہ اس حوالے سے بروقت فیصلے بھی کر سکیں۔ تاکہ اگر کوئی کمی یا کمزوری ہے جو ایکسٹرنل آڈیٹر کی نظر میں آسکتی ہے تو اس کو دور کیا جائے اور کسی بھی خطرہ(Risk)سے نہ صرف بچا جائے بلکہ اس Risk کے امکانات کو بھی ختم کرنے یا یا کم کرنے کی کوشش کی جائے۔[23]

2 : خارجی یا بیرونی آڈیٹر (ایکسٹرنل آڈیٹر)

یہ وہ آڈیٹرز ہوتے ہیں جو کسی ایک ادارے سے منسلک نہیں ہوتے ہیں. بلکہ ایک آزاد ادارہ کے طور پر کام

کرتے ہیں اور مختلف اداروں کو آڈٹ کی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

مالیاتی اداروں کے ایکسٹرنل آڈیٹرز کے لئے حکومت کی طرف سے باقاعدہ لائسنس لینا لازمی ہوتا ہے۔ اسی طرح متعلقہ ادارہ کی منظوری بھی ضروری ہوتی ہے۔[24] مثلاً پاکستان میں اگر کوئی بینک، ایکسٹرنل آڈٹ کی ذمہ داری کسی ادارے کو تفویض کرے گا تو صرف ان آڈٹ کے اداروں میں سے کسی ادارے کو بحیثیت ایکسٹرنل آڈیٹر مقرر کر سکتا ہے جو اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے منظور شدہ آڈیٹرز کے پینل میں موجود ہو، اس پینل سے باہر کسی دوسرے ادارے کو بحیثیت ایکسٹرنل اڈیٹر یہ ذمہ داری نہیں سونپی جاسکتی۔ اسی طرح یہ بھی لازمی ہے کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اڈیٹرز کی جو درجہ بندی کی ہے جیسے: درجہ A, B, C وغیرہ۔ تو صرف اسی درجہ کے ادارے کو بحیثیت ایکسٹرنل آڈیٹر مقرر کیا جاسکتا ہے جس کو اسٹیٹ بینک نے وہی درجہ دے کر اس طرح کے ادارے کا آڈٹ کرنے کی منظوری دی ہو۔

3:ایکسٹرنل آڈٹ کے فوائد

* مالیاتی اداروں کے حصص یافتگان، سرمایہ کار / قرض دہندگان چونکہ براہ راست کاروبار سے منسلک نہیں ہوتے اور نہ ہو سکتے ہیں تو مختلف Stakeholders اور مینیجمنٹ کے درمیان کمپنی کی صورتحال کے حوالے سے اختلاف جیسی صورتحال سے بچنے میں ایکسٹرنل آڈٹ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

* مالیاتی ادارے کی آڈٹ سے شیئر ہولڈرز کو یقینی طور پر اس ادارے کے اندرونی معاملات کی صورت حال سے آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔ خصوصاً جب کسی تیسرے فریق سے آڈٹ کروایا جائے تو ان کا اعتماد مزید بڑھ جاتا ہے۔ چونکہ انٹرنل آڈٹ اس کمپنی کی مینجمنٹ کے زیر اثر ہوتی ہے اس وجہ سے اگر ایکسٹرنل آڈٹ ہو تو شیئر ہولڈر کے اعتماد میں مزید اضافہ ہوتا ہے کیونکہ ان کو کمپنی کی حقیقی تصویر سے آگاہی حاصل ہو جاتی ہے.

* مالیاتی اداروں کے ساتھ سرمایہ کار اور قرض دہندگان کی دلچسپی بھی ہوتی ہے اس کے علاوہ اس کمپنی کو قرض دینے والے ادارے جیسے بینک وغیرہ کو بھی اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ مالیاتی ادارے کے حوالے سے ایکسٹرنل آڈیٹر کی کیا رائے ہے اور اسی رائے کو بنیاد بناتے ہوئے وہ اس مالیاتی ادارے کے ساتھ اپنے تعلق کا فیصلہ کرتے ہیں۔

ایکسٹرنل آڈٹ سے ادارے کو نہ صرف غلطیوں کی درستگی کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ آئندہ کے لئے بھی محتاط رویہ اختیار کرتی ہیں تاکہ کسی بھی ممکنہ بڑی غلطی سے محفوظ رہا جاسکے.

* ایکسٹرنل آڈٹ سے کمپنیوں کے اندرونی کنٹرول (Internal control System) کے نظام میں بہتری

آجاتی ہے۔ کیونکہ جب کسی مالیاتی ادارے یا کمپنی کا ایکسٹرنل آڈٹ ہو گا تو ایکسٹرنل آڈیٹر ادارے کے اندرونی نظام میں خامیوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ اس نظام میں بہتری کی تجاویز دیتا ہے۔[25]

ایکسٹرنل آڈٹ ،دھوکا دہی (frauds) اور مرکزی بینک کے ہدایات سے عدم مطابقت سمیت مختلف خطرات(Risk) سے بچاو کا بھی ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ ایکسٹرنل آڈیٹر اس حوالے سے پیش آمدہ خطرات کی نشاندہی کر دیتے ہیں اور کمپنی کو خبردار کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ ان جگہوں پر Checks لگائیں تاکہ ممکنہ خطرات سے محفوظ رہا جاسکے۔

* کمپنی یا بینک انتظامیہ پر ایک خاص قسم کی نگرانی اسی صورت میں قائم رہتی ہے کہ ایکسٹرنل آڈیٹر ان تمام معاملات کی جانچ پڑتال کرے۔[26]

انٹرنل آڈٹ کے فوائد

* شیئر ہولڈرز کو (بورڈ آف ڈائرکٹرز / بورڈ کی آڈٹ کمیٹی کے ذریعہ) مالیاتی ادارے کے اندرونی معاملات سے مکمل آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

* ایکسٹرنل آڈٹ سے پہلے، انٹرنل آڈٹ کے ذریعے مالیاتی ادارے کے اندرونی مالیاتی معاملات کی درستگی ممکن اور آسان ہو جاتی ہے۔

* جن مالیاتی معاملات میں Risk ہوتے ہیں تو ایسے معاملات کو Internal Audit کے ذریعے پیشگی معلوم کرکے خطرے کا تدارک آسان ہو جاتا ہے۔[27]

شریعہ آڈٹ:

یہاں تک تو آڈٹ کے بنیادی تصور کے حوالے گفتگو کی گئی، چونکہ غیر سودی مالیاتی اداروں کے ضوابط میں عام مالیاتی اصولوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ سے مطابقت کے لئے خاص طور مرکزی بینکوں، ان کے شریعہ بورڈز اور متعلقہ بینکوں کے شریعہ بورڈز کی جانب سے ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ ان ہدایات کی پاسداری نہ کرنے کی صورت میں احکام شریعت کی خلاف ورزی لازم ہوتی ہے، نیز اس سے عدم مطابقت کا خطرہ (Sharia Non Compliance Risk) کے نتیجے میں مالی نقصان کے ساتھ ساتھ مارکیٹ میں ادارے کی ساکھ بھی متاثر ہوتی ہے جس کا نتیجہ مالی نقصان کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے۔ اس لئے ان اداروں کے لئے شریعت سے عدم مطابقت کا خطرہ(Sharia Non Compliance Risk) ایک اہم خطرہ سمجھا جاتا ہے۔

متعلقہ شعبہ جات (مرکزی بینک، شریعہ بورڈ، شرعی مشیر) کی جانب سے جاری کی جانے والی شرعی اصول و

ضوابط کی تنفیذ اور اس سے عدم مطابقت کے خطرات سے نمٹنے کے لئے دوسرے اقدامات کے ساتھ ساتھ شریعہ آڈٹ کا نظام بھی وضع کیا گیا۔

شریعہ آڈٹ کیا ہے؟

Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions(AAOIFI)

نے شریعہ آڈٹ کی تعریف یوں بیان کی ہے:

Internal shari'ah Audit is a function part of the Governance organs of an Islamic financial Institution, being independent of the management, with the primary objective to provide assurance to those charged with Governance and the shari'ah supervisory Board in relation to the IFIs adherence to the Shari'ah Rules and Principle[28]

انٹرنل شریعہ آڈٹ کسی بھی اسلامی مالیاتی ادارے کے گورننس کے اجزاء میں سے ایک اہم جزو ہے۔ یہ مینجمنٹ سے بالکل الگ ایسا آزاد شعبہ ہوگا جس کا بنیادی مقصد گورننس کے ذمہ داروں اور شریعہ بورڈ کے سامنے اسلامی مالیاتی ادارہ کی شریعت کے اصول وضوابط کی پاسداری کے حوالے سے حقیقی تصویر پیش کرنا ہے۔

گویا کہ شریعہ آڈٹ بینک کے بورڈ آف ڈائرکٹرز، شریعہ بورڈ اور مینیجمنٹ کے سامنے بینک کے شرعی قوائد وضوابط سے مطابقت اور عدم مطابقت کے حوالے سے تجزیہ پیش کرے گا۔ انٹرنل شریعہ آڈٹ کی ذمہ داری ادا کرنے والے کو شریعہ آڈیٹر کہا جائے گا۔

دوسری تعریف:

ملائیشیا کے مرکزی بینک Bank Negara Malaysia (BNM) جو وقتا فوقتا ملائشیا کے اسلامی بینکوں کے لیے قواعد وضوابط کا اجراء کرتا رہتا ہے، نے شریعہ گورنینس فریم ورک 2019، کے نام سے ایک تفصیلی دستاویز کا اجراء کیا ہے، شریعہ آڈٹ بھی چونکہ شریعہ گورننس کا ایک اہم جزو ہے اس لئے اس دستاویز میں شریعہ آڈٹ کے حوالے سے ہدایات دی گئی ہیں۔ اس کے شق نمبر ۱۹ میں شریعہ آڈٹ کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

Shari'ah Audit refers to a function that provides an independent assessment on the quality and the effectiveness of the Islamic Financial Institutions Internal Control , Risk Management System , Governance process as well as overall compliance of the Islamic Financial Institution's Operations , Business Affairs and Activities with Shari'ah.[29]

یعنی شریعہ آڈٹ ایک ایسے ازادانہ جائزے کا نام ہے جو اسلامی مالیاتی ادارے کے اندرونی کنٹرول، رسک مینجمنٹ سسٹم، گورننس کے نظام کے ساتھ ساتھ اسلامی مالیاتی ادارے کے آپریشنز، کاروباری معاملات کے

شریعت سے مطابقت اور عدم مطابقت پر مشتمل ہو۔

AAOIFI نے انٹرنل شریعہ کے جو مقاصد بیان کیے ہیں ان میں سے چند بنیادی مقاصد یہ ہیں:

* Governance Structure کے حوالے سے رپورٹ دینا کہ IFIs کی گورننس کے حوالے سے جو ریکوائرمنٹس ہیں آیا وہ شریعہ کے اصولوں کے مطابق ہے یا نہیں ہیں؟

* اس طرح یہ رپورٹ بھی دینا کے انٹرنل کنٹرولز کس حد تک اور کس معیار کے ہیں؟ کیا وہ مناسب اور کافی ہیں یا اس میں کسی اضافے کی ضرورت ہے؟

انٹرنل شریعہ آڈٹ کی ذمہ داری نبھانے کے حوالے سے AAOIFI تین تجاویز پیش کرتا ہے:

(1) انٹرنل شریعہ آڈٹ کا ایک مکمل الگ شعبہ (Department) ہو۔

(2) انٹرنل شریعہ آڈٹ کی ذمہ داری انٹرنل آڈٹ کے شعبہ کو دی جائے اور مالیاتی ادارہ اپنی ضرورت کے مطابق اسی شعبہ کے اندر مخصوص یونٹ بنائے جو شریعہ آڈٹ کی ذمہ داری نبھائے۔

(3) اسلامی مالیاتی ادارہ انٹرنل آڈٹ کی ذمہ داری کسی اور ادارے کو سونپ دے۔

تاہم اگر کسی تیسرے فریق کو شریعہ آڈٹ کی ذمہ داری تفویض کی جائے تو اس صورت میں AAOIFI درج ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا لازمی قرار دیتا ہے:

.1 اس آڈٹ فرم / ادارے کے پاس ایسے با استعداد رجال کار موجود ہوں جو اس کام کے ماہر ہوں اور ان کی تعداد بھی اتنی ہو جو اس تفویض شدہ آڈٹ کی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھا سکیں۔ نیز جس ادارے کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہو وہ ادارہ AAOIFI کے مقرر کردہ معیار ((Fit and Proper Criteria پر بھی پورا اترتا ہو.

۲۔ جس ادارے کو آڈٹ کی ذمہ داری دی جائے اس کا سربراہ اس مقرر کردہ معیار Fit and Proper Criteria پر پورا اترتا ہو جو AAOIFI نے انٹرنل شریعہ آڈٹ کے سربراہ کے لیے مقرر کیا ہے۔

*- اسی طرح وہ شخص بیک وقت تین سے زیادہ اسلامی مالیاتی اداروں کی شریعہ آڈٹ کی ذمہ داری نہ لے رہا ہو۔[30]

شریعہ آڈٹ کے شعبے سے متعلقہ افراد کی خود مختاری کو یقینی بنانے کے لئے AAOIFI کا Clause No. 23 اس بات کو واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ انٹرنل شریعہ آڈٹ کی براہ راست رپورٹنگ بورڈ کی آڈٹ کمیٹی کو ہوگی۔ اس طرح بورڈ کی آڈٹ کمیٹی کے ذریعے انٹرنل شریعہ آڈٹ اس مالیاتی ادارے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو جوابدہ ہوگا تاکہ مینجمنٹ کا اثر نفوذ کم سے کم ہو۔

شریعہ آڈٹ اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان:

پاکستان میں زیادہ تر ۲۰۰۳ کے بعد سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اسلامی بینکاری کے حوالے سے مختلف قواعد و ضوابط کا اجراء کیا۔ شریعہ آڈٹ کے حوالے سے بھی اکثر ضوابط اسی طرح ہی ہیں۔ ابتداء میں شریعہ ایڈوائزر ہی ایک ریویو یا انسپکشن کرتے اور اسی کی بنیاد پر شریعہ ایڈوائزر کی رپورٹ بنتی۔

۲۵ مارچ سنہ ۲۰۰۸ کو اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اس حوالے سے ابتدائی راہنما ہدایات جاری کیں اس دستاویز میں اسلامی بینکوں کو یہ یدایات دی گئی کہ ان کے ہاں شریعہ آڈٹ کا نظام ہونا ضروری ہے تاکہ شریعہ کمپلائنس کے مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔ تاہم ان ہدایات میں ہر اسلامی بینک کے لئے شریعہ آڈٹ ڈپارٹمنٹ کا قیام لازمی قرار نہیں دیا گیا تھا بلکہ ان کو اختیار دیا گیا تھا کہ اگر یہ ادارے مستقل شریعہ آڈٹ کا شعبہ قائم نہیں کرتے تو اپنے حجم کے مطابق اپنے ہاں پہلے سے موجود بینکاری کے آڈٹ کے شعبے میں شریعہ آڈٹ کا ایک یونٹ قائم کریں جو شریعہ آڈٹ کی ذمہ داری سرانجام دے۔

ان ہدایات میں شریعہ آڈٹ کے درج ذیل مقاصد بتائے گئے:

۱۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور اسلامی بینک کے شریعہ ایڈوائزر کی جانب سے شریعہ کمپلائنس کے حوالے سے جاری کئے گئے اصول وضوابط کے حوالے سے اسلامی بینک کی مینیجمنٹ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر رہی ہے۔

۲۔ اسلامی مالیاتی ادارے کے ہاں شریعہ کمپلائنس کا اندرونی نظام نہ صرف تصوراتی بلکہ عملی طور پر بھی موثر ہے۔

ان ہدایات میں یہ بھی کہا گیا کہ شریعہ ایڈوائزر، کو شریعہ آڈٹ کے دوران اسلامی مالیاتی ادارے کے تمام دستاویزات تک رسائی ہوگی اور اس پر اس حوالے سے کوئی پابندی نہیں لگائی جائے گی تاکہ وہ ازادانہ طریقے سے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو سکے۔ شریعہ آڈٹ، اسلامی مالیاتی ادارے کے اندرونی شریعہ کمپلائنس کے نظام کے حوالے سے رپورٹ دے گا۔ اسی طرح شریعہ آڈٹر اپنی طرف سے نظام میں بہتری کی تجاویز بھی دے گا تاکہ شریعہ کمپلائنس کے نظام میں مزید بہتری لائی جاسکے، تاہم اگر شریعت اسلامیہ کے کسی امر کی تشریح کے حوالے سے شریعہ آڈیٹر اور مینیجمنٹ میں اختلاف رائے پیدا ہو جائے تو اس معاملے میں شریعہ ایڈوائزر کا فیصلہ حتمی تصور ہوگا۔

شریعہ آڈیٹر اپنی رپورٹ کو شریعہ ایڈوائزر کے ہاں جمع کرے گا تاکہ وہ اس کی تصحیح کے لئے یا غلطی کے تدارک کے لئے مناسب اقدامات تجویز کرے۔ شریعہ ایڈوائزر کی جانب سے یہ رپورٹ بھی بورڈ کی آڈٹ کمیٹی میں جمع

کی جائے گی تا کہ وہ اس رپورٹ غور کر کے اس کے حوالے سے مناسب اقدامات اٹھائے۔[31]

سنہ ۲۰۱۵ میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے شریعہ گورننس فریم ورک کے نام سے شریعہ کمپلائنس کے حوالے سے ایک تفصیلی دستاویز جاری کی جو مختلف ہدایات پر مشتمل تھا تو اس میں شریعہ آڈٹ کے حوالے سے بھی مزید درج ذیل تفصیلی ہدایات موجود تھیں۔

۱۔ اگر کسی اسلامی بینک نے انٹرنل شریعہ آڈٹ کا یونٹ بنایا ہو تو اس صورت میں انٹرنل شریعہ آڈٹ یونٹ کا انچارج انٹرنل آڈٹ کے سربراہ کو جواب دہ ہو گا اور اگر انٹرنل شریعہ آڈٹ کا مکمل شعبہ قائم کیا گیا ہو تو اس صورت میں اس شعبے کا سربراہ براہ راست بورڈ کی آڈٹ کمیٹی کو جواب دہ ہو گا۔

۲۔ اسلامی مالیاتی ادارے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ انٹرنل شریعہ آڈٹ کا سٹاف اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور ان میں مطلوبہ قابلیت موجود ہو۔

۳۔ انٹرنل شریعہ آڈٹ کن امور کو کس طرح جانچے؟ اور انٹرنل شریعہ آڈٹ کے مکمل طریقہ کار پر مشتمل مینول کس طرح ہو؟ اور اس کی رپورٹنگ کی ترتیب کس طرح سے ہو؟ ان امور کی منظوری شریعہ بورڈ دے گا ۔ نیز ان امور کا وقتاً فوقتاً جائزہ لے کر اس حوالے سے راست اقدامات بھی شریعہ بورڈ اٹھائے گا تا کہ اگر کوئی خامی ہو تو اس پر بروقت قابو پایا جاسکے۔

۴۔ اسی طرح انٹرنل شریعہ آڈٹ یا یونٹ اپنے آڈٹ کے پروگرام کا خاکہ شریعہ بورڈ کے سامنے جائزے کے لئے پیش کرے گا اور اسی خاکے کو بورڈ کی آڈٹ کمیٹی سے منظور کروائے گا۔ اور اسی خاکے کے مطابق شریعہ آڈٹ کرے گا۔

۵۔ شریعہ آڈٹ ڈپارٹمنٹ، آڈٹ کرنے کے بعد اس رپورٹ کو شریعہ بورڈ کے سامنے پیش کرے گا تا کہ جن امور کی نشاندہی انٹرنل اشریعہ آڈٹ نے اپنے رپورٹ میں کی ہے ان امور کے حوالے سے شریعہ بورڈ اپنا نقطہ نظر اور فیصلہ دے سکے۔ شریعہ بورڈ ان امور پر جو بھی فیصلے دیں ان کو بورڈ کی آڈٹ کمیٹی کی سامنے پیش کیا جائے گا تا کہ ان فیصلوں کی تنفیذ کی جائے۔ ان امور کی تنفیذ کے حوالے سے شریعہ کمپلائنس ڈپارٹمنٹ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ شریعہ بورڈ کو ان فیصلوں کی تنفیذ کے مراحل سے آگاہی دینے کے حوالے سے وقتاً فوقتاً ایک جائزہ رپورٹ پیش کرے۔ نیز بورڈ کی آڈٹ کمیٹی بھی ان امور کے تنفیذ کے مراحل پر نظر رکھے گی۔ اور ایسے معاملات کو کم سے کم ششماہی بنیادوں پر شریعہ بورڈ کے سامنے پیش کرے گا۔

شریعہ بورڈ ان میں سے حل طلب اور قابل توجہ معاملات جو ابھی تک التواء میں ہوں کو بینک انتظامیہ کے

سامنے پیش کرے گا۔ اور جہاں مناسب سمجھے گا وہاں پر ایسے معاملات کو اپنے سالانہ رپورٹ (Annual Sharia Compliance Report of Sharia Baord) میں جو بینک کے سالانہ رپورٹ میں شامل ہوتی ہے میں بھی شامل کر سکتا ہے۔[32]

سنہ ۲۰۱۸ میں شریعہ گورننس فریم ورک کچھ اضافوں کے ساتھ دوبارہ اجراء کیا گیا۔ ان میں شریعہ آڈٹ کے حوالے سے درج ذیل اضافے کئے گئے:

ا۔ شریعہ آڈٹ کے اسٹاف میں شریعہ کی تعلیمی قابلیت کو ترجیح دی جائے۔

۲۔ اسٹیٹ بینک نے اس فریم ورک میں اسلامی مالیاتی اداروں کی اس حوالے سے حوصلہ افزائی کی کہ وہ شریعہ آڈٹ یونٹ میں کم از کم ایک ایسے فرد کو متعین کریں جو شریعہ ایڈوائزر کے تعلیمی کوائف پر پورا اترتا ہو۔ گویا کہ ایک شریعہ اسکالر ممبر، شریعہ آڈٹ ڈپارٹمنٹ کا حصہ ہو تا کہ شرعی امور کے حوالے سے آڈٹ ڈپارٹمنٹ کی رہنمائی کے لئے ہمہ وقت ایک شخص موجود ہو۔

۳۔ اسی طرح اس فریم ورک میں میں اس بات کی ذمہ داری میں بھی شریعہ آڈٹ کے شعبے پر ڈالی گئی ہے کہ اسلامی مالیاتی ادارے ماہانہ بنیادوں پر اپنے کھاتے داروں میں نفع ونقصان کی جو تقسیم کرتے ہیں اس تقسیم کی سہ ماہی بنیادوں پر اسلامی مالیاتی اداروں کے نفع و نقصان کے تقسیم شدہ کھاتوں کا آڈٹ بھی کرے گا اور اس رپورٹ کو شریعہ آڈٹ کے سامنے پیش کرے گا۔[33]

تجاویز وسفارشات:

درج بالا سطور میں تفصیل سے شریعہ آڈٹ کے حوالے سے شرائط اصول وضوابط کا تذکرہ کیا گیا۔ تاہم اسلامی مالیاتی اداروں میں شریعہ آڈٹ کے موجودہ صورتحال اور عملا نافذ طریقہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سفارشات دی جاتی ہیں جن کے ذریعہ شریعہ آڈٹ کے مروجہ نظام میں میں مزید بہتری لائی جاسکتی ہے۔:

ا۔ شریعہ آڈٹ کے ذمہ داران کو مزید خود مختاری اور آزادی سے کام کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے. جب تک شریعہ اڈیٹرز اپنے کام میں آزاد اور خود مختار نہیں ہونگے تب تک یہ مشکل معلوم ہوتا ہے کہ وہ مؤثر انداز میں اپنا کام کر سکیں۔

۲۔ شریعہ آڈٹ کے لئے مطلوبہ تعلیمی کوائف اور صلاحیت والے رجال کار کی کمیابی اس شعبے کی کارکردگی پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اس لئے مختلف سطح پر شریعہ آڈٹ کی تعلیم پر زور دیا جائے۔ تاکہ ایسے رجال کار تیار ہو سکیں جو اس شعبے میں کام کریں۔ جامعات شریعہ آڈٹ کے حوالے سے مختلف کورسز ڈیزائن کریں تاکہ وہ ان تربیتی

کورسسز کے نتیجے میں ایسے افراد تیار کر سکیں جو شریعہ آڈٹ کے حوالے سے موجود کمی کو کو پورا کر سکیں۔

۳۔ مرکزی بینک اور دوسرے اسلامی مالیاتی اداروں کو بھی اس میدان میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیئے اور اسلامی بینکاری کے لئے اسکالرشپس، تعلیمی جامعات میں اسلامی بینکاری کے سنٹرز کے قیام، اسلامی بینکاری کے تربیتی کورسز میں مدرسین کی فراہمی میں معاونت وغیرہ کے ذریعہ اس کے فروغ میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۴۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے شریعہ آڈٹ کے شعبے میں کم سے کم ایک شریعہ ماہر کی تقرری کی حوصلہ افزائی کی ہے تاہم اس حوالے سے بینکوں کاروباری پھیلاو کو بھی مد نظر رکھنا چاہیئے اور اسی کو بنیاد بنا کر شریعہ آڈٹ کے شعبے میں شرعی ماہرین کی تعداد میں کم سے کم اتنا اضافہ کرنا چاہیئے کہ شریعہ آڈٹ کی ہر ٹیم میں کم سے کم ایک شرعی ماہر ضرور ہو۔

۵۔ شریعہ آڈٹ کے دوسرے ذمہ داروں کے لئے بھی شرعی معاملات سے کم سے کم واقفیت (ٹریننگ، کورسز، تعلیم، تجربہ وغیرہ) کی ایک حد مقرر کرنی چاہیئے اور صرف ان کوائف اور تعلیمی قابلیت پر پورا اترنے افراد کو ہی شریعہ آڈٹ کی ذمہ داری دینی چاہیئے۔ اس سے شریعہ کے امور سے واقفیت (ٹریننگ، کورسز) بھی شریعہ آڈٹ کے شعبے میں تقرری کے لئے ایک اہم جزو بن جائے گا۔

۶۔ شریعہ آڈٹ کے شعبے میں کام کرنے والے افراد کے لئے شرعی ہدایات کی تعلیم اور رہنمائی کے لئے شریعہ بورڈ اور بورڈ اف ڈائرکٹرز کی منظوری سے سالانہ ٹریننگ پروگرام میں ٹریننگ کی ایک مخصوص مقدار لازمی قرار دی جائے۔

۷۔ چونکہ شریعہ آڈٹ سے متعلق رجال کار کی دستیابی اس حد تک نہیں ہے کہ جو مارکیٹ کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ اب مارکیٹ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہمارے پاس رجال کار دستیاب نہیں ہیں اور ظاہر بات ہے کہ اس کو جامعات سے آنا ہے جہاں اس قسم کے کورس ڈیزائن نہیں کیے جاتے۔

۸۔ انتظامیہ / مینجمنٹ کے لئے شریعہ سے عدم مطابقت کے خطرات اور اس کا تدارک نہ کرنے کی صورت میں ادارے کو پہنچنے والے نقصانات سے آگہی کے بارے میں وقتاً فوقتاً تربیتی نشستوں کا اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ شریعہ آڈٹ کی افادیت ان کو ذہن نشین کرائی جائے، اور وہ شریعہ آڈٹ اور اس سے متعلقہ امور کو زیادہ سنجیدگی سے لیں۔

[1] : Fundamentals of auditing by Basu, page 09, Dorling Kindersley Ltd
[2] : Principles Of Auditing, An introduction to international Standards on Auditing (Second Edition)Rick Hayes et al, Pearson. P.04. education Essex England
[3]:Fundamentals of auditing by Basu, page 04, Dorling Kindersley Ltd

[4]: https://www.iaasb.org/about-iaasb
[5]: https://www.ifrs.org/about-us/who-we-are/#about-us
[6] https://global.theiia.org/about/about-the-iia/Pages/About-The-Institute-of-Internal-Auditors.aspx accessed on 18th May 2021
[7]: http://aaoifi.com/our-history/?lang=en
[8]: https://www.ifsb.org/background.php
[9]: https://www.ifac.org/about-ifac/membership/country/pakistan
[10](حوالہ بالا):
[11] :BCO ,1962p.45,https://www.sbp.org.pk/publications/prudential/ordinance_62.pdf)
[12]:)حوالہ بالا(
[13] :https://dnb.sbp.org.pk/bsd/2003/C1.htm
[14] : https://www.sbp.org.pk/bprd/2015/C7.htm
[15] : https://www.sbp.org.pk/bprd/2019/Guidelines-C2.pdf
[16] : https://dnb.sbp.org.pk/bsd/2001/cir-6-of-31-01-01.htm
[17] :Internal Audit Hand Book, Hennaing et al.p. 118.Springer
[18] :Principles of Internal Control,P,278 Alen Trenerry UNSW Press
[19] :Compliance Audit Hand Book, p.01, Department of Env and Cons. Can be accessed on https://www.environment.nsw.gov.au/resources/licensing/cahandbook0613.pdf
[20]:)حوالہ بالا(
[21]: https://www.ifac.org/system/files/downloads/a008-2010-iaasb-handbook-isa-200.pdf
[22]: Fundamentals of Auditing by Basu, 2.2.2, Dorling Kindersley Ltd
[23]: Wiley Exames ReviewVolume 02,Conducting the Internal Audit Engagements, RaoVallabhaneni, p.316, wiley publications.
[24]: Inetrnel Audit and Externel Audit in the function of the Management of the trade Companies,Ermelinda Satka,Journal of US-China Public Administration, June2017,vol 14,no 06,330-338
[25]: Lynn, R.S. (1986), "Internal and External Audit — Value and Benefit to Management", *Managerial Auditing Journal*, Vol. 1 No. 2, pp. 8-11. https://doi.org/10.1108/eb017576
[26] :The Role, Compromise and Problems of the External Auditor in Corporate Governance, James-o-alabede, Reseaech Journal of Finance and Accounting, Vol,03,no9,2012
[27](حوالہ بالا):
[28]: AAOIFI Governance Standard, (G.S) 11, Internal Sharia Audit issued by AAOIFI-p.13
[29]:https://www.bnm.gov.my/documents/20124/761679/Shariah+Governance+Policy+Document+2019.pdf/19627b28-f7c9-6141-48ab-bcca4dd2b324?t=1590724860400 accessed on 05 May 2021
[30]AAOIFI Governance Standard, (G.S) 11, Internal Sharia Audit issued by AAOIFI-p.13
[31]: Annexure 2 of IBD Circular No: 02 of 2008, guidelines for sharia compliance in Islamic banking institutions,issuid by SBP,p1,2
[32] :https://www.sbp.org.pk/ibd/2015/C1-Annex.pdf
[33] :https://www.sbp.org.pk/ibd/2018/C1-Annex-A.pdf p.09